QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قانونِ توہینِ رسالت کے بارے دیگر مسلم ممالک کے علماء کی آراء: ایک تحقیقی جائزہ

VIEWS OF SCHOLARS FROM OTHER MUSLIM COUNTRIES ON BLASPHEMY LAWS: A RESEARCH-BASED STUDY

Muhammad Farooq Iqbal
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
Email: frqiqb@gamil.com
Dr. Yasir Farooq
Lecturer, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.
Email: yfarooq@gudgk.edu.pk

Abstract

This research paper investigates the views and legal opinions of prominent Islamic scholars from various Muslim-majority countries regarding blasphemy laws, particularly those related to the defamation or insult of the Prophet Muhammad (peace be upon him). The issue of blasphemy has long been at the intersection of religious doctrine, legal interpretation, and socio-political realities. While the Islamic tradition universally condemns blasphemy against the Prophet, the legal implementation and scholarly discourse surrounding it vary significantly across the Muslim world .The study explores the juristic foundations of blasphemy laws in classical Islamic jurisprudence and compares them with contemporary fatwas, legal rulings, and scholarly writings from countries such as Egypt, Saudi Arabia, Iran, Pakistan, Turkey, Indonesia, and others. The paper highlights the diversity of opinions—ranging from strict penal interpretations to calls for restraint and reform—depending on the socio-political context, legal tradition (e.g., Hanafi, Maliki, Shafi'i, Hanbali, Ja'fari), and modern challenges faced by each country . The research also addresses the debates among contemporary scholars regarding the compatibility of blasphemy laws with human rights, freedom of expression, and minority protection. It examines whether scholars advocate for state-enforced capital punishment, discretionary penalties (taʿzīr), or non-violent responses to blasphemy. By presenting a comparative analysis of scholarly views, this paper contributes to a deeper understanding of how Islamic legal thought continues to engage with modern legal systems while striving to preserve religious sanctities. It further recommends that Muslim scholars and institutions engage in unified scholarly dialogue to present a coherent and compassionate legal approach that upholds the honor of the Prophet while considering contemporary realities and international legal obligations.

Keywords

Blasphemy Laws, Islamic Scholars, Muslim Countries, Freedom of Expression, Shariah, Religious Offenses, Fatwas, Legal Opinions, Contemporary Jurisprudence, Prophet Muhammad.

تعارف موضوع:

قانونِ توہینِ رسالت اسلامی تاریخ وفقہ کا ایک نہایت نازک اور سنجیدہ باب ہے، جو عشقِ رسول ﷺ اور حرمتِ نبوت کے اصول سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مختلف مسلم ممالک کے علمانے اس قانون کے حوالے سے مختلف آراء پیش کی ہیں، جن میں بعض سخت سزاؤں کے قائل ہیں تو بعض جدید تناظر میں تخفیف و حکمت پر زور دیتے ہیں۔

یہ تحقیقی مطالعہ اس پہلو کو واضح کرتا ہے کہ دیگر مسلم ممالک—مثلاً مصر، سعودی عرب، ایران، ترکی، پاکستان، انڈونیشیا وغیرہ—کے نامور علما نے توہینِ رسالت کے قانون پر کیا رائے دی ہے؟ آیا وہ سزائے موت کے قائل ہیں یا وہ تعزیری سزاؤں کے حامی ہیں؟ کیا وہ ریاست کو سزا دینے کا مجاز مانتے ہیں یا ان کے نزدیک یہ معاشرتی سطح پر ردِ عمل کا معاملہ ہے؟

اس تحقیق میں کلاسیکی فقہی اقوال، معاصر فتاویٰ، اور علمی مکالمات کو بنیاد بنا کر ایک تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ کیا ان آراء میں عصرِ حاضر کے چیلنجز—جیسے آزادی اظہار، اقلیتوں کے حقوق، بین الاقوامی قانون سے ہم آہنگی—کو ملحوظ رکھا گیا ہے یا نہیں۔

یہ مطالعہ ایک فکری و قانونی بصیرت فراہم کرتا ہے تاکہ معاصر مسلم معاشرے ایک معتدل، حکیمانہ اور شرعی اصولوں پر مبنی موقف اختیار کر سکیں جو نہ صرف حرمتِ رسول ﷺ کا تحفظ کرے بلکہ بین الاقوامی قانونی تناظر سے بھی ہم آہنگ ہو۔

قانونِ توہینِ رسالت کی حیثیت محض ایک قومی یا علاقائی مسئلہ نہیں بلکہ عالمِ اسلام میں یہ مسئلہ ہمیشہ سے گہرے جذبات، دینی غیرت، اور شریعتِ اسلامیہ کی حفاظت سے وابستہ رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی حرمت و ناموس کا تحفظ تمام مسلم امہ کا ایمانی فریضہ ہے، اور اس حوالے سے فقہائے اسلام، محدثین، متکلمین اور معاصر اہلِ علم نے ہر دور میں اپنی آراء اور فتاویٰ کے ذریعے واضح رہنمائی فراہم کی ہے۔ یہ فصل عالمِ اسلام کے مختلف جغرافیائی اور فقہی پس منظر رکھنے والے اہلِ علم کی آراء کا ایک تقابلی و تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے، جس میں سعودی عرب، مصر، شام، ترکی، ہندوستان، مراکش، سوڈان، انڈونیشیا، ایران، اور دیگر مسلم ممالک کے ممتاز علمائے کرام کے فکری مؤقف، قانونی تجاویز، اور شرعی استدلالات کو جمع کیا گیا ہے۔ اس فصل میں کوشش کی گئی ہے کہ صرف رسمی فتاویٰ پر اکتفانہ کیا جائے بلکہ اُن افکار کو بھی شامل کیا جائے جن کا اثر مسلم معاشروں کے قانونی نظاموں اور عوامی شعور پر براہِ راست پڑا۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اگرچہ ان علماء کا تعلق مختلف فقہی مسالک (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، جعفری وغیرہ) اور مختلف قانونی نظم و نسق سے رہا ہے، تاہم نبی کریم ﷺ کی توہین کے باب میں ایک عمومی دینی ہم آہنگی اور غیرت ایمانی کا غیر متزلزل مظہر ہر مقام پر نمایاں ہے۔ اس فصل کا مقصد یہی ہے کہ علمی دلائل، تاریخی تناظر، اور عملی مثالوں کے ذریعے یہ واضح کیا جائے کہ ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ پر عالمِ اسلام میں ایک وسیع علمی اتفاق پایا جاتا ہے، جس کے اطلاقات اور قانونی تشریحات وقت کے ساتھ ساتھ ارتقاء پذیر رہے ہیں۔

شیخ یوسف القرضاوی (قطر)

> "لا يجوز التهاون مع من يسبّ النبي ﷺ، ويجب على الدولة الإسلامية أن تقيم عليه الحد، وهو القتل، ولا يُقبل عذره، ولا توبته عند الجمهور."[1]
>
> "جو نبی ﷺ کو گالی دے، اس کے ساتھ نرمی نہیں برتی جا سکتی، اور اسلامی ریاست پر لازم ہے کہ وہ اس پر حد (قتل) نافذ کرے۔ جمہور کے نزدیک اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی"

شیخ القرضاوی نے اس مسئلے کو جریمۃ الردۃ (ارتداد کا جرم) قرار دیا اور واضح کیا کہ یہ جرم فردی نہیں بلکہ اجتماعی فساد کا ذریعہ بنتا ہے، اس لیے اس پر سخت ترین شرعی سزا ضروری ہے۔

[1] القرضاوی، جریمۃ الردۃ، ص:112

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

شیخ صالح الفوزان (سعودیہ عرب)

"من سبّ النبي ﷺ من أهل الذمة أو المستأمنين فقد انتقض عهده، ويُقتل كحكم المرتد."[1]

"اگر نبی ﷺ کی توہین ذمی یا معاہد شخص کرے تو اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے، اور اسے مرتد کی طرح قتل کیا جائے گا"

شیخ فوزان کا فتویٰ غیر مسلموں پر بھی اطلاق کے قائل فقہاء کے مؤقف کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ اس مسئلہ کو اسلامی ریاست کی حدود کے اندر حدود اللہ میں شمار کرتے ہیں۔

امام محمد بن عبد الوہاب (نجد)

"من شتم النبي ﷺ فقد كفر وارتد، ويجب قتله ولو أظهر الإسلام وتاب."[2]

"جس نے نبی ﷺ کو گالی دی وہ کافر و مرتد ہو گیا، اور اس کا قتل واجب ہے، چاہے وہ اسلام کا اظہار کرے اور توبہ کرے"

شیخ وہبہ الزحیلی (شام)

"اتفق الفقهاء على أن سب النبي ﷺ جريمة عظيمة توجب العقوبة، وقد ذهب جمهورهم إلى القتل، لا سيما إذا كانت الجريمة علنية ومتعمدة."[3]

"فقہاء کا اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کی توہین ایک عظیم جرم ہے جس پر سزا لازم ہے، اور جمہور کی رائے ہے کہ یہ سزا قتل ہے، خاص طور پر جب جرم علانیہ اور دانستہ ہو"

ڈاکٹر الزحیلی نے معتدل مگر اصولی انداز میں اس مسئلہ کو پیش کیا، اور کہا کہ اسلامی ریاست ایسے جرم کو برداشت نہیں کر سکتی، کیونکہ یہ فتنے اور بغاوت کا ذریعہ بنتا ہے۔

ڈاکٹر سلیم العوا (مصر)

"لا يجوز أن تُطبّق الحدود ومنها حد سبّ النبي ﷺ إلا في دولة إسلامية تتوافر فيها شروط القضاء الشرعي الصحيح."[4]

"حدود، جن میں نبی ﷺ کی توہین کی سزا بھی شامل ہے، صرف اسلامی ریاست میں نافذ کی جا سکتی ہیں جہاں شرعی عدالتی نظام موجود ہو"

ڈاکٹر العوا کا نقطۂ نظر قانونی اور ریاستی پہلو سے جڑا ہوا ہے۔ وہ فقہی احکام کو ریاستی شرائط کے ساتھ مشروط کرتے ہیں، اور غیر اسلامی معاشروں میں ان کے نفاذ کو درست نہیں سمجھتے۔

مولانا ابو الحسن علی ندوی (ہند)

"رسول اکرم ﷺ کی توہین کو آزادی اظہار کی آڑ میں درست قرار دینا سراسر فتنہ انگیزی اور تہذیبی دہشت گردی ہے۔ اسلامی معاشرہ ایسے جرم کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا"[5]

---

[1] الملخص الفقهي، 412/2
[2] الدرر السنية، 268/10
[3] الفقه الإسلامي وأدلته، 343/6
[4] في أصول النظام الجنائي الإسلامي، ص:102
[5] سیرت نبوی اور مغرب، ص:81

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مولانا ندوی نے مغربی طرز فکر پر تنقید کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسلامی معاشرے میں نبی کریم ﷺ کی توہین ناقابلِ معافی جرم ہے، اور آزادی کے نام پر اسے جائز قرار دینا بدترین بے ادبی ہے۔

انڈونیشیا کے علماء کی آراء برائے قانونِ توہینِ رسالت

انڈونیشیا جو کہ دنیا کا سب سے بڑا مسلم اکثریتی ملک ہے، وہاں کا قانونی نظام اسلامی تعلیمات اور سیکولر قوانین کے امتزاج پر مبنی ہے۔ اگرچہ ریاست مکمل طور پر شریعت پر مبنی نہیں، لیکن علماء اور دینی اداروں کی قانونی و اخلاقی رہنمائی بہت اہم مقام رکھتی ہے۔ انڈونیشیا کے علماء نے نبی اکرم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کو ایمان کا لازمی تقاضا قرار دیا ہے اور اس ضمن میں متعدد مواقع پر اپنے مؤقف کا واضح اظہار کیا ہے۔

نمایاں ادارے اور علماء:

مجلس العلماء الإندونيسية (MUI – Majelis Ulama Indonesia)

انڈونیشیا کا سب سے بڑا دینی و فتاویٰ کا ادارہ ہے، جو ریاستی و معاشرتی معاملات میں اسلامی مؤقف جاری کرتا ہے۔

ڈاکٹر دیدن محمد شمس الدین (سابق صدر *MUI*)

2006ء میں توہینِ رسالت کے خلاف مغرب میں شائع ہونے والے گستاخانہ خاکوں کے رد عمل میں انھوں نے عالمی سطح پر قانون سازی کا مطالبہ کیا۔

کیائی حاجی معروف امین

موجودہ سیاسی و دینی شخصیت، جنھوں نے ناموسِ رسالت کی حفاظت کو "قوم و ملت کی اخلاقی بقاء" سے تعبیر کیا ہے۔

فتویٰ MUI (2006):

> "Penghinaan terhadap Nabi Muhammad SAW termasuk tindakan kriminal berat dan harus dikenakan hukuman tegas sesuai prinsip keadilan Islam".
>
> "نبی محمد ﷺ کی توہین سنگین مجرمانہ عمل ہے، جس پر اسلامی انصاف کے اصولوں کے مطابق سخت سزا دی جانی چاہیے"

ڈاکٹر دیدن شمس الدین:

> "حرية التعبير لا تعني حرية التجديف، فالإساءة إلى النبي ليست رأياً بل جريمة."
>
> "آزادیِ اظہار کا مطلب ہرگز توہینِ انبیاء کی آزادی نہیں، یہ کوئی رائے نہیں بلکہ جرم ہے"

قانونی اثرات:

انڈونیشیا کے Penal Code (KUHP) کے تحت "Blasphemy Law" موجود ہے (Article 156a)، جس کے مطابق مذہب کی توہین کرنے والے کو 5 سال تک قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یہ قانون عمومی نوعیت کا ہے، مگر نبی کریم ﷺ کی توہین کی صورت میں MUI کی سفارش پر سخت عدالتی اقدامات بھی دیکھے گئے ہیں۔

تقابلی تجزیہ:

پہلو	انڈونیشیا	پاکستان
قانون	آرٹیکل 156a (5 سال قید)	دفعہ 295-C (سزائے موت)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مذہبی ادارہ	مجلس علماء انڈونیشیا(MUI)	اسلامی نظریاتی کونسل
علماء کا مؤقف	سخت سزا مگر سزائے موت کی عمومی وکالت نہیں	قتل واجب
قانونی مزاج	سیکولر + مذہبی امتزاج	اسلامی قانون کے قریب

انڈونیشیا کے علماء ناموسِ رسالت ﷺ کے تحفظ میں مؤقف کے لحاظ سے بہت واضح اور غیر مبہم ہیں، لیکن قانونی طور پر ریاست سزائے موت کے نفاذ میں احتیاط برتتی ہے۔ تاہم، MUI جیسے ادارے کی سفارشات ریاستی پالیسیوں پر اثرانداز ہوتی ہیں، اور عوامی سطح پر شدید احتجاج اور دینی بیداری نے حکومت کو کئی مواقع پر گستاخی کے مرتکب افراد کے خلاف فوری کارروائی پر مجبور کیا ہے۔

مصر کے علماء کی آراء برائے قانونِ توہینِ رسالت ﷺ

مصر کا دینی و قانونی پس منظر قدیم و جدید علوم کا امتزاج رکھتا ہے، جہاں الازہر یونیورسٹی کو عالمی سطح پر اسلامی اعتدال کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ مصر میں نبی اکرم ﷺ کی توہین کے مسئلہ کو نہ صرف دینی غیرت بلکہ "قومی وحدت" اور "بین المذاہب احترام" کے تناظر میں بھی دیکھا جاتا ہے۔

اہم علماء و ادارے:

- الازہر الشریف–اہلِ سنت کا مرکزی تعلیمی ادارہ
- دار الإفتاء المصرية–مصری ریاست کا سرکاری فتاویٰ ادارہ
- شیخ محمد سید طنطاوی(سابق شیخ الازہر)
- شیخ احمد الطیب(موجودہ شیخ الازہر)
- ڈاکٹر علی جمعہ (سابق مفتی مصر)

نمایاں اقوال و فتاویٰ:

دار الافتاء المصریہ(فتویٰ نمبر:2580/2006)

"سبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفر صریح ہے اور شریعت اسلامیہ کے مطابق قابل تعزیر جرم ہے جس پر حدود و قیود کے ساتھ سخت سزا دی جائے گی"[1]

شیخ احمد الطیب:

"نحن في الأزهر نعتبر الإساءة للنبي الكريم جريمة أخلاقية ودينية ينبغي أن تُواجه بقانون صارم يحقق الردع العام."

"ہم ازہر میں نبی کریم ﷺ کی توہین کو اخلاقی و دینی جرم سمجھتے ہیں، جس پر سخت قانون کے ذریعے عمومی بازدار پیدا ہونا چاہیے"[2]

ڈاکٹر علی جمعہ (مفتی مصر):

"من سبّ النبي محمد ﷺ علانية فقد خرج من الملة، ويجب أن يُعاقب بما يراه وليّ الأمر مناسباً لحماية المجتمع من الفتنة."

"جس نے علاناً رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، وہ ملت سے خارج ہے اور اس پر ایسا عذاب لازم ہے جو حکمران فتنہ کی

---

[1] دار الافتاء المصریۃ، فتاویٰ رسمیۃ، ۲۰۰۶ء۔

[2]: خطاب شیخ الازہر، مؤتمر حوار الأدیان، 2012م۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

روک تھام کے لیے مناسب سمجھے"[1]

قانونی پہلو:

مصر کے قانون العقوبات (Penal Code) کے تحت دفعہ 98 (و) میں "ادنیان سماویہ" (آسمانی مذاہب) کی توہین جرم قرار دی گئی ہے۔

2012ء میں "احمد عبد الفتاح" کو فیس بک پر نبی ﷺ کی توہین پر 3 سال قید کی سزا سنائی گئی۔[2]

تقابلی تجزیہ:

پہلو	پاکستان	مصر
بنیادی قانون	295-C (سزائے موت)	Penal Code Art. 98 (و)(قید)
مذہبی ادارہ	اسلامی نظریاتی کونسل	الازہر، دار الافتاء
سزائے موت کا نفاذ	واجب فی الحکم	حاکم کی صوابدید پر منحصر
مؤقف علماء	واجب القتل	مرتد وواجب العقاب

مصری علماء توہینِ رسالت کو بدترین اخلاقی و اعتقادی جرم تصور کرتے ہیں۔ تاہم، ان کا رویہ قانونی لحاظ سے زیادہ "تعزیری" ہے نہ کہ "حدی"، اور سزائے موت کے اطلاق میں حاکم وقت کی صوابدید کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اگرچہ مصری قانون سزائے موت نہیں دیتا، لیکن فقہی سطح پر علماء کا جھکاؤ کلاسیکی حنفی و شافعی مؤقف کی طرف ہے، جو گستاخِ رسول کے لیے سزائے موت کو جائز بلکہ ضروری سمجھتا ہے۔

ترکی کے علماء و ریاستی مؤقف برائے قانونِ توہینِ رسالت

ترکی ایک سیکولر جمہوریہ ہے، مگر اس کی اسلامی جڑیں خلافت عثمانیہ کے ساتھ گہرائی سے وابستہ ہیں۔ جدید ترکی میں اگرچہ اسلامی قوانین کا نفاذ بطور ریاستی قانون محدود ہے، تاہم دینی اُمور کی نگرانی کے لیے "دیانت İşleri Başkanlığı" (Directorate of Religious Affairs) کا ادارہ قائم ہے جو اسلامی عقائد، عبادات، اور اخلاقیات پر عوامی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

اہم ادارے و شخصیات:

- Diyanet İşleri Başkanlığı (دیانت ادارہ–ریاستی مذہبی ادارہ)
- ڈاکٹر علی اَرباش–موجودہ صدرِ دیانت
- سعید نورسی (20ویں صدی کے نامور عالم)
- فتح اللہ گولن–جدید تجدد پسند مصلح
- محمد فتحی یکن–معاصر محقق

دیانت ادارے کا مؤقف:

دیانت کے 2019ء کے سرکاری بیان میں کہا گیا:

"Peygamberimize hakaret, Müslümanların kutsallarına yapılan en

[1] فتاویٰ علی جمعہ، دار السلام، قاہرہ، ۲۰۱۱ء، ج:۲، ص:۳۴۵۔

[2] Al-Ahram News, Dec 2012

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

ağır saldırıdır. Bu tür hakaretlere karşı hem yasal hem ahlaki mücadele şarttır[1]".

"رسول اللہ ﷺ کی توہین، مسلمانوں کے مقدسات پر بدترین حملہ ہے، اس کے خلاف قانونی اور اخلاقی دونوں جہتوں پر جدوجہد ضروری ہے"

ڈاکٹر علی آرباش (صدرِ دیانت):

"Resulullah'a dil uzatan kişi sadece İslam'a değil, insanlığın ortak ahlakına da saldırmış olur. Bu cürüm, en ağır toplumsal nefretle karşılanmalıdır[2]"

نبی کریم ﷺ کی توہین محض اسلام نہیں، بلکہ انسانیت کے مشترکہ اخلاق پر حملہ ہے۔ ایسا جرم شدید ترین اجتماعی نفرت سے مستحق ہے

سعید نورسی:

"من يسبّ النبي ﷺ يُعلن الحرب على الإسلام، ويسقط عدالته، ولذا يجب أن يُقام عليه حدٌّ يردع غيره عن الفتنة."[3]

"جو شخص نبی ﷺ کی توہین کرتا ہے وہ اسلام پر اعلان جنگ کرتا ہے اور عدل کو پامال کرتا ہے، لہٰذا اس پر ایسا حد ی حکم لازم ہے جو دوسروں کے لیے بازدار ہو"

فتح اللہ گولن (تجدد پسند):

"موجودہ عالمی نظام میں مذہبی جذبات کو تحفظ دینے کے لیے اقوام متحدہ کی طرز پر ایک بین الاقوامی اخلاقی ضابطہ ضروری ہے تاکہ رسول اللہ ﷺ کی توہین جیسے واقعات کو روکا جا سکے"[4]

قانونی پہلو:

ترک پینل کوڈ (TCK – Türk Ceza Kanunu) کی دفعہ 216 کے تحت "مذہبی نفرت اور عوامی جذبات کو بھڑکانے" پر سزا دی جاتی ہے۔ لیکن اس میں توہین رسالت بطور خاص مذکور نہیں۔

2012ء میں "پینار سیلین" نامی بلاگر کو "اسلامی شخصیات کی توہین" پر عدالت نے سزا دی تھی۔[5]

تقابلی تجزیہ:

ترکی	پاکستان	پہلو
TCK 216 (قید یا جرمانہ)	295-C (سزائے موت)	**قانونی دفعہ**
دیانت ادارہ	اسلامی نظریاتی کونسل	**مذہبی ادارہ**

[1] Diyanet Resmi Basın Açıklaması, 2019

[2] خطاب برائے جمعہ، انقرہ جامع مسجد، 2021

[3] رسائل النور، جلد: ۹، ص: ۱۴۱، مطبع ترکی، ۱۹۵۲ء۔

[4] Toward a Global Civilization of Love and Tolerance (NY: Light, 2006), p. 105.

[5] Anadolu Agency News, June 2012

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

علماء کا عمومی مؤقف	قتل واجب	سماجی مذمت + تعزیری سزا
تجدد پسند مؤقف	موجود مگر محدود دائرے میں	زیادہ غالب اور بین الاقوامی زاویہ

ترکی میں ریاستی سطح پر توہینِ رسالت کو براہ راست جرم قرار نہیں دیا گیا، تاہم مذہبی ادارے اور علماء اس مسئلے پر شدید ردعمل رکھتے ہیں۔ فقہی لحاظ سے سعید نورسی جیسے علماء روایتی مواقف کے قریب ہیں، جب کہ فتح اللہ گولن جیسے مصلحین بین الاقوامی اقدار اور مکالمہ کے ذریعے اس مسئلے کو دیکھتے ہیں۔ قانون سازی میں سیکولر دستور سب سے بڑی رکاوٹ ہے، جس کے باعث توہینِ رسالت پر شرعی حد نافذ نہیں کی جاتی۔

ایران میں قانونِ توہینِ رسالت: علماء کی آراء

ایران ایک شیعہ فقہی ریاست ہے جس کا آئین اثنا عشری فقہ جعفری پر مبنی ہے۔ ریاست میں ولایت فقیہ کے اصول کے تحت مذہب کو قانون سازی میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لہٰذا توہینِ رسالت جیسے مذہبی و فقہی مسائل کو نہ صرف نظریاتی سطح پر بلکہ عملی سطح پر بھی قانون سازی میں شامل کیا گیا ہے۔

آئینی و قانونی پس منظر:

ایران کے اسلامی تعزیراتی قانون (Islamic Penal Code) کے باب 5، دفعہ 513 کے تحت:

"ہر وہ شخص جو پیغمبر اسلام، دیگر انبیاء، یا اہل بیت علیہم السلام کی توہین کرے، اگر اس کا فعل سبّ النبی کے زمرے میں آئے، تو اسے سزائے موت دی جائے گی۔ بصورتِ دیگر، اسے قید کی سزا دی جائے گی"[1]

اہم علماء:

- الشیخ الطوسی (م460ھ)– کتاب الخلاف
- العلامہ الحلی (م726ھ)– تبصرۃ الفقہاء
- آیۃ اللہ العظمیٰ خمینی– تحریر الوسیلہ
- آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی
- آیۃ اللہ مصباح یزدی
- آیۃ اللہ جوادی آملی
- شیخ جعفر سبحانی– معاصر شیعہ فقیہ

فقہی مؤقف:

آیۃ اللہ خمینی (تحریر الوسیلہ) لکھتے ہیں:

"من سبّ النبی ﷺ عمداً فهو مرتدّ يجب قتله فی الحين، ولا تقبل توبته."

"جو شخص عمداً نبی ﷺ کی توہین کرے وہ مرتد ہے، اسے فوری قتل کیا جائے، اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے"[2]

آیۃ اللہ سیستانی:

"إنّ سبّ النبی الأعظم ﷺ يُعدّ من أكبر الجرائم، ويجب على الحكومة الإسلامية أن تُنفذ عليه الحكم الشرعی فی أقرب وقت."[3]

[1] Islamic Penal Code of Iran, Article 513 (adopted 1996, amended 2013)

[2]: روح اللہ خمینی، تحریر الوسیلہ (قم: مؤسسۃ تنظیم و نشر آثار امام، ۱۴۰۸ھ)، ج۱، ص۴۹۷۔

[3] استفتاءات آیت اللہ سیستانی، باب سبّ النبی

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

شیخ سبحانی:

"لا فرق فی وجوب القتل بین المسلم والذمی إذا سبّ النبی ﷺ علانیةً."[1]

معروف واقعات:

1994ء: ایران میں ایک مصنف کو نبی اکرم ﷺ کے خلاف گستاخانہ کلمات لکھنے پر عدالت انقلاب نے موت کی سزا سنائی۔

1998ء: ایک ملزم نے عاشورہ کی تقریر میں پیغمبر اکرم ﷺ کی توہین کی، تو سپریم کورٹ نے سزائے موت کو برقرار رکھا۔[2]

تقابلی تجزیہ:

پہلو	پاکستان	ایران
فقہی مکتب	حنفی / سنی	اثناعشری / شیعہ
قانونی دفعہ	PPC 295-C	IPC Article 513
علماء کا مؤقف	واجب القتل–سزائے موت	واجب القتل–سزائے موت
توبہ کا قبول ہونا	بعض قبول کرتے ہیں	خمینی کے نزدیک ناقابل قبول
عدالتی فیصلے	اکثر مقدمات سیاسی نوعیت کے	عدالت انقلاب کی شرعی بنیاد پر سزائیں

ایران کا مؤقف قانونِ توہینِ رسالت ﷺ کے حوالے سے نہایت سخت ہے، جو کہ شیعہ فقہی اصولوں پر مبنی ہے۔ ان کے نزدیک نبی کی توہین ارتداد کے زمرے میں آتی ہے، اور اس کے لیے توبہ کی گنجائش بھی ختم ہو جاتی ہے۔ معاصر دور میں جہاں دیگر اسلامی ممالک توہینِ رسالت پر تعزیری سزاؤں کی طرف مائل ہیں، ایران نے اپنی عدالتی اور فقہی دونوں سطحوں پر حدی مؤقف کو برقرار رکھا ہے۔

مصر میں کے علماء کی آراء برائے قانونِ توہینِ رسالت

مصر ایک سنی اکثریتی ملک ہے جہاں فقہ شافعی کو سرکاری حیثیت حاصل ہے، تاہم قانونی نظام فرانسیسی سول لاء اور اسلامی شریعت کا مرکب ہے۔ مصر میں الازہر الشریف کو مذہبی اتھارٹی حاصل ہے، اور اکثر مذہبی نوعیت کے مقدمات میں فتوے کے لیے الازہر سے رجوع کیا جاتا ہے۔

آئینی و قانونی حیثیت:

مصر کے قانونِ تعزیرات (Penal Code) کی دفعہ 98(f) کے مطابق:

"جس کسی نے بھی نبیوں، آسمانی مذاہب، یا مذہبی شعائر کی توہین کی ہو، یا مذہبی نفرت کو ہوا دی ہو، اسے کم از کم 6 ماہ اور زیادہ سے زیادہ 5 سال قید یا جرمانہ کیا جائے گا"[3]

اہم مذہبی و قانونی ادارے:

- الازہر الشریف (مصر کا اعلیٰ مذہبی ادارہ)
- دار الافتاء المصریۃ (سرکاری مفتیانِ کرام)
- المحکمۃ الدستوریۃ العلیا (سپریم کورٹ)

[1] شیخ جعفر سبحانی، دراسات فی الفقہ الاسلامی، ج4، ص189۔

[2] Iranian Judiciary Archives, Qom Court(98–1994)

[3] Egyptian Penal Code, Article 98(f), amended 1982

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- المجلس الأعلى للشئون الإسلامية (اسلامی امور کی سپریم کونسل)

شیخ محمود شلتوت (شیخ الازہر، 1958–1963):

"الطعن في رسول الله ﷺ لا يدخل في دائرة الحرية، بل هو جريمة تستوجب العقاب الشرعي والدنيوي."[1]

شیخ علی جمعہ (مفتی مصر، 2003–2013):

"السبّ على النبي ﷺ يخرج الإنسان من الملة، ويوجب العقوبة الرادعة، حتى وإن كان المزاح فيه."[2]

شیخ احمد الطیب (موجودہ شیخ الازہر):

"التعرض لذات النبي ﷺ لا يُعذر فيه أحد، ولا يُعدّ من باب الحرية، إنما هو عدوان على المقدسات."[3]

مشہور عدالتی مقدمات:

1. 1993ء: مصری مصنف نصر حامد ابوزید کو "زندیق" قرار دے کر اس کی بیوی سے تفریق کا حکم دیا گیا۔
2. 2012ء: ایک قبطی عیسائی نوجوان کو حضرت محمد ﷺ کی توہین پر 6 سال قید کی سزا سنائی گئی۔
3. 2015ء: سوشل میڈیا پر توہین رسالت ﷺ کرنے والے ایک نوجوان کو پانچ سال قید کی سزا۔[4]

تقابلی تجزیہ:

پہلو	مصر	پاکستان
فقہی مکتب	شافعی	حنفی
قانونی دفعہ	98(f)	PPC 295-C
سزائیں	6ماہ–5 سال (تعزیری)	موت (حد یا تعزیر)
عدالت کی نوعیت	سول / کرمنل	شرعی / سول / انسداد دہشت گردی
توبہ کی حیثیت	بعض مواقع پر قبول	مختلف آراء
مذہبی ادارے کا کردار	الازہر و دار الافتاء مشاورتی	محدود (عدالت خود مختار)

مصر میں توہینِ رسالت ﷺ کے حوالے سے ریاستی مؤقف تعزیری نوعیت کا ہے، یعنی مجرم کو مختلف سزائیں دی جا سکتی ہیں، مگر سزائے موت کا اطلاق نہیں ہوتا، الا یہ کہ معاملہ ارتداد یا اشتعال انگیزی کی حد کو پہنچ جائے۔ مصر کے علماء اور دار الافتاء اس امر پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی توہین ناقابل برداشت ہے، اور اس پر شرعی و قانونی دونوں سطحوں پر کارروائی ہونی چاہیے، مگر ساتھ ہی وہ انسانی حقوق، عدالتی نظام، اور عالمی تناظر کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔

ملائیشیا کے علماء کی آراء برائے قانونِ توہین رسالت

ملائیشیا ایک کثیر القومی اور کثیر المذاہب ریاست ہے، جہاں اسلام کو ریاستی مذہب کا درجہ حاصل ہے (دستورِ ملائیشیا، دفعہ 3)، لیکن ساتھ ہی آئینی طور پر دیگر مذاہب کی آزادی کو بھی تحفظ دیا گیا ہے۔ ملائیشیا کا قانونی نظام دوہرا ہے:

[1] محمود شلتوت، فتاویٰ الشیخ شلتوت، ص ۱۸۷۔

[2] فتاویٰ دار الافتاء المصریۃ، رقم: ۴۸۹۰

[3] خطاب شیخ الازہر فی مؤتمر نصرۃ الرسول، ۲۰۱۲

[4] Egyptian Court Records, Cairo Criminal Court, 1993–2015

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

- سول لاء(Federal Law)
- شریعت لاء(Syariah Law)–جو صرف مسلمانوں پر لاگو ہوتا ہے۔

قانونی حیثیت:

ملائیشیا کے تعزیری قوانین میں توہینِ مذہب اور نبی کریم ﷺ کی توہین کو مختلف دفعات کے تحت قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے، جن میں نمایاں ہیں:

Communication and Multimedia Act 1998

دفعہ 233:"Offensive content online"–سوشل میڈیا پر مذہبی شخصیات یا مذہب کی توہین پر سزائیں۔

Penal Code (Malaysia)

دفعہ 298&298A: "Deliberate intent to wound religious feelings"[1]

مذہبی و عدالتی ادارے:

- Jabatan Kemajuan Islam Malaysia (JAKIM)وفاقی اسلامی ترقیاتی ادارہ
- Mufti Wilayah Persekutuanوفاقی دارالافتاء
- Mahkamah Syariah (Shariah Courts)شریعت پر مبنی عدلیہ مسلمانوں کے لیے

علماء کی آراء:

تن توانگ(*Mufti Federal Territory*):

"من يسخر من نبي الله ﷺ أو يتحدث عنه بسوء، فقد أتى كبيرة من الكبائر، ووجب تأديبه."[2]

ڈاکٹر ذوالکفل محمد البکری(سابق وزیر مذہبی امور):

"توہینِ رسالت ﷺ ایک اخلاقی و دینی جرم ہے، اور ریاست اس پر قانونا کارروائی کی مکلف ہے۔ یہ مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے"[3]

عدالتی مثالیں:

1. 2014–ایک نان مسلم چینی خاتون نے فیس بک پر رسول اللہ ﷺ کی توہین کی، عدالت نے اسے 18 ماہ قید کی سزا دی۔
2. 2019–ایک مسلمان شخص کو انسٹاگرام پر گستاخی کے الزام میں 10 سال قید اور پچاس ہزار رنگٹ جرمانہ کی سزا سنائی گئی۔[4]

پہلو	ملائیشیا	پاکستان
مذہبی تشخص	اسلامی ریاست (آئینی)	اسلامی جمہوریہ
قانون کی نوعیت	تعزیری / سائبر کرائم	تعزیری و بعض حد کے دعوے
توبہ کی قبولیت	ممکن (جج کی صوابدید پر)	مختلف فقہی آراء

1 Malaysian Penal Code, Sections 298, 298A; Communications Act 1998, Section 233
2 Mufti WP Office, Bayan Linnas Series 120, 2019
3 Interview – Bernama News Agency, April 2021
4 Malaysian High Court Reports, 2014–2019

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

مذہبی اتھارٹی	JAKIM، مفتی، شریعت عدالت	عدالت، اسلامی نظریاتی کونسل
سزائیں	1–10 سال قید + جرمانہ	موت، عمر قید، یا تعزیری سزا

ملائیشیا میں توہینِ رسالت ﷺ کے قوانین کی بنیاد مذہبی حساسیت کے تحفظ پر ہے، مگر ان کا اطلاق "hate speech" اور "cybercrime" کے دائرہ میں زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ علماء کا عمومی مؤقف یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی ناقابل برداشت جرم ہے، مگر بعض حلقے آزادیِ اظہار اور بین المذاہب ہم آہنگی کے تناظر میں اسے معتدل انداز میں نافذ کرنے کے قائل ہیں۔

سعودی عرب کے علماء کی آراء برائے قانونِ توہینِ رسالت

سعودی عرب ایک شرعی نظام حکومت رکھنے والا ملک ہے، جس کا آئینی و عدالتی نظام مکمل طور پر قرآن و سنت پر مبنی ہے۔ یہاں قانونِ توہینِ رسالت ﷺ کوئی الگ تعزیری دفعہ کی صورت میں نہیں بلکہ حدِّ رِدّۃ (ارتداد) اور تعزیر کے دائرے میں شامل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی ارتداد، سب النبی، کفر اور فساد فی الأرض کے ضمن میں سخت ترین جرم ہے۔

قانونی و فقہی بنیاد:

سعودی قانون کا انحصار حنبلی فقہ اور سلفی فکر پر ہے۔ یہاں توہینِ رسالت ﷺ کی سزا کا تعین درج ذیل اصولوں پر ہوتا ہے:

1. مرتد (اگر گستاخ مسلمان ہو) ← سزا: قتل (حد یا تعزیر)[1]
2. غیر مسلم ذمی ہو ← سزا: قتل یا جلاوطنی، قاضی کی صوابدید پر[2]
3. توبہ: فقہی اختلاف موجود، تاہم سعودی عدالتیں اکثر توبہ مسترد کرتی ہیں۔[3]

شیخ عبدالعزیز بن باز (سابق مفتی اعظم):

"من سبّ رسول الله ﷺ مستهزئاً أو جاحداً، فقد كفر ووجب قتله حتى ولو تاب، لأن توبته لا تمنع من الحد."[4]

شیخ صالح الفوزان (رکن، کبار العلماء):

"السابّ للنبي ﷺ يخرج من الملة، ولا تُقبل توبته في الدنيا، ويجب قتله تعزيرًا أو حدًا."[5]

عدالتی نفاذ کی مثالیں:

1. 1992: ایک مصری انجینئر نے مدینہ میں توہین آمیز کلمات کہے، قاضی نے قتل کی سزا سنائی۔[6]
2. 2015: سعودی بلاگر رائف بدوی پر "اسلامی مقدسات کی توہین" کے تحت مقدمہ چلا، ابتدا میں سزائے موت، بعد ازاں 10 سال قید + 1000 کوڑوں کی سزا دی گئی۔[7]

---

[1] محمد بن ابی شیبہ، المصنف، ۱۰: ۲۰۵
[2] ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، (الریاض: دار عالم الفوائد، ۲۰۰۰ء)، ص: ۱۴۰
[3] وزارۃ العدل السعودیۃ، نظام الإجراءات الجزائیۃ، ۲۰۱۴ء
[4] فتاویٰ ابن باز، ۵: ۲۷۶
[5] المنتقی من فتاوی الفوزان، ۲: ۳۵۴
[6] Saudi Gazette Archives(2015,1992)
[7] Court of Cassation, Riyadh, 2015

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

تقابلی جائزہ:

پہلو	سعودی عرب	پاکستان
شرعی بنیاد	حنبلی فقہ + سلفی تعبیر	حنفی فقہ + متنوع تعبیرات
سزا کا اطلاق	قتل (حد / تعزیر)، اکثر بغیر توبہ کے	موت، بعض صورتوں میں توبہ کی قبولیت
قانونی دفعہ	واضح فقہی بنیاد، تعزیری کوڈ نہیں	PPC 295–C وغیرہ
قاضی کا اختیار	وسیع دائرہ صوابدید	آئینی حدود کے پابند

سعودی عرب میں توہینِ رسالت ﷺ کا قانون نہایت سخت اور غیر لچکدار ہے۔ جہاں توبہ کو اکثر قبول نہیں کیا جاتا، وہیں غیر مسلموں پر بھی قتل یا جلاوطنی جیسی سزائیں تجویز کی جاتی ہیں۔ اگرچہ اس میں نبی کریم ﷺ کے مقام و مرتبہ کا کامل دفاع مقصود ہے، تاہم انسانی حقوق کے عالمی ادارے اس قانون پر شدید اعتراضات کرتے ہیں۔ سعودی علماء کا کہنا ہے کہ "یہ قانون شریعتِ اسلامیہ کے تحفظ اور دین کی حرمت کی بقا کے لیے ضروری ہے"۔

تمام ممالک کا مجموعی تقابلی جائزہ

ملک	قانونی سزا	دینی ادارہ / علماء کا موقف	سزاؤں کی شدت
سعودی عرب	قتل (حد) + تلوار	حنبلی شرعی موقف، شدید مگر قانونی نفاذ	شدید
مصر	قید 6 ماہ–5 سال	الازہر دفاع، صنفی استبداد	متوسط–شدید
شام	جزوی تعاون	تحفظِ مذہب مگر آزاد مکالمہ قبول	معتدل
ترکی	جزوی قانونی استعمال	ماڈریٹ علماء، مکالمے کی ترجیح	کم
ہندوستان	قید / جرمانہ IPC 295–C	امن کی دلیل سے موافق، تشدد مخالف	معتدل–شدید
مراکش	قید و جرمانہ	علماء + ریاستی بیانات	معتدل
سوڈان	دفعہ 125 / 126 تا اب ختم	علماء نئے ضابطے پر غور میں	نوعینہ
انڈونیشیا	قید hasta 5 años	MUI + علماء سخت مگر انسانی موقف	معتدل
ایران	قانونی ریاستی سزا	فقہی عدالتوں کا واضح موقف	شدید

خلاصہ کلام:

زیر بحث مقالہ میں مختلف مسلم ممالک—سعودی عرب، ایران، ترکی، مصر، ملائشیا، اور انڈونیشیا کے علمی، قانونی، اور فقہی موقف کا تجزیاتی مطالعہ اس بات کی روشن دلیل فراہم کرتا ہے کہ اگرچہ سیاسی نظام، آئینی ڈھانچہ، اور فقہی ترجیحات مختلف ہو سکتی ہیں، تاہم نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے احترام و تحفظ پر عالمِ اسلام کا اجماعی و قلبی موقف نہایت مضبوط اور غیر متزلزل ہے۔ بعض ریاستوں نے قانون سازی کی سطح پر اس جذبے کا عملی مظاہرہ کیا، جیسا کہ پاکستان، سعودی عرب، ایران، اور بنگلہ دیش میں صریح شقیں موجود ہیں، جبکہ بعض ممالک جیسے ترکی، ملائشیا، اور تیونس میں قانونی سطح پر گریز پایا جاتا ہے، مگر عوامی جذبات اور علماء کے بیانات اس قانون کی اخلاقی اور دینی ضرورت کو تسلیم کرتے ہیں۔

ان مشاہدات سے یہ نتیجہ بھی اخذ ہوتا ہے کہ وہ مسلم معاشرے جہاں اسلامی قانون کو جزوی یا کلی طور پر نظر انداز کر کے سیکولر ساخت اختیار کی گئی ہے، وہاں توہینِ رسالت ﷺ جیسے مسئلے کا قانونی و فقہی تحفظ کمزور ہے، جس کے سبب عوامی ردعمل تو سامنے آتا ہے، لیکن عدالتی نظام اس ردعمل کو

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 02 (2025)

قانونی حیثیت دینے سے قاصر رہتا ہے۔ اس کے برعکس، جہاں شرعی اقدار کو آئینی درجہ حاصل ہے، وہاں قانونِ توہینِ رسالت ﷺ کا نفاذ نہ صرف ممکن بلکہ واجب سمجھا جاتا ہے۔

مجموعی طور پر اس فصل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالمِ اسلام میں توہینِ رسالت ﷺ کو ایک غیر معمولی جرم سمجھا جاتا ہے، اور اگرچہ اس کے تدارک کے طریقے مختلف ہیں، مگر اس کی دینی حیثیت، سماجی حساسیت، اور فقہی جواز پر کوئی اختلاف نہیں۔ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ مسلم ممالک فقہی، قانونی، اور بین الاقوامی تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا مربوط قانونی نظام وضع کریں جو نہ صرف توہینِ رسالت ﷺ کی روک تھام میں مؤثر ہو، بلکہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی بیانیے کے ساتھ بھی کسی تصادم کے بغیر اسلامی غیرت و حمیت کا عملی مظہر بن سکے۔

تجاویز و سفارشات:

1. مختلف مکاتبِ فکر اور ممالک کے علماء کو دعوت دی جائے کہ وہ توہینِ رسالت کے قانون پر ایک ہم آہنگ، علمی، اور عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ موقف طے کریں۔
2. جدید مسلم ریاستوں کو چاہیے کہ وہ علماء کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے قانون سازی کریں تاکہ شریعت اور قانون میں ہم آہنگی پیدا ہو۔
3. علماء کو واضح طور پر یہ موقف اپنانا چاہیے کہ سزا دینا صرف ریاست کا حق ہے، اور کوئی فرد خود سے اقدام نہ کرے۔
4. علماء کو چاہیے کہ وہ ایسی فقہی آراء کو فروغ دیں جو بین الاقوامی انسانی حقوق کے دائرے میں رہتے ہوئے توہینِ رسالت کے جرم کی شرعی نوعیت کو واضح کریں۔
5. نوجوان نسل میں حرمتِ رسول کے فہم و محبت کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی نظام میں مؤثر اور مثبت مواد شامل کیا جائے۔